سوال

(288) والدین کے ساتھ نیکی کے پانچ کام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

والدین کے ساتھ نیکی کس طرح کی جاسکتی ہے؟ کیا ان میں سے کسی کی طرف سے عمرہ کرنا جائز ہے جب کہ قبل ازیں انہوں نے خود بھی عمرہ کیا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کے ساتھ مال وجاہ اور بدنی نفع پہنچانے کی صورت میں نیکی اور بھلائی کرنا واجب ہے' جب کہ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔ نافرمانی یہ ہے کہ ان کی زندگی میں ان کا حق ادا نہ کیا جائے اور ان کے ساتھ نیکی وبھلائی نہ کی جائے اور جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا کہ ان کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی وبھلائی مال وجاہ وجسم کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کی وفات کے بعد اس صورت میں کہ ان کے لیے دعا واستغفار کیا جائے۔ ان کی وصیت پر عمل کیا جائے۔ ان کے دوستوں کی عزت کی جائے اور ان لوگوں سے صلہ رحمی کی جائے جن سے صلہ رحمی کا سبب والدین ہی ہوں۔ یہ ہیں نیکی کے وہ پانچ قسم کے کام جو والدین کی وفات کے بعد کیے جاسکتے ہیں۔

والدین کی طرف سے صدقہ کرنا بھی جائز ہے لیکن بیٹے سے یہ نہ کہا جائے کہ تو صدقہ کر بلکہ یہ کہا جائے کہ تو صدقہ کر بلکہ یہ کہا جائے کہ اگر تو صدقہ کرے تو یہ جائز ہے اور اگر تو صدقہ نہ کرے تو ان کے لیے دعا کرنا افضل ہے' کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة: الا من صدقة جارية' او علم ينتفع به' او ولد صالح يدعواله)) (صحيح مسلم' الوصية' باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته' ح: ١٦٣١)

''جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کا ہر عمل ختم ہوجاتا ہے (1) صدقہ جاریہ (2) ایسا علم (3) جس سے نفع اٹھایا جاتا ہو اور (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔''

(اس حدیث میں) نبی اکرم ﷺ نے عمل کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے جو دعا کا ذکر کیا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے صدقہ کرنے' عمرہ ادا کرنے' قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ان کی طرف سے نماز پڑھنے کی بجائے ان کے لیے دعا کرنا افضل ہے' کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ افضل کو چھوڑ کر مفضول کو بیان فرماتے' بلکہ یہی بات آپ کے شایان شان تھی کہ آپ افضل اعمال کو بیان فرمادیتے اور مفضول کے بارے میں یہ بیان فرمادیتے کہ یہ جائز ہیں، جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ جب انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔ اسی طرح آپ نے اس شخص کو بھی اجازت دے دی جس نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ! میری امی اچانک فوت ہوگئی ہیں۔ میرا گمان ہے کہ اگر

انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتیں' تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

بہر حال میں اپنے اس بھائی سے کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اپنے والدین کی طرف سے عمرہ ادا کرنے یا صدقہ کرنے یا اس طرح کے دیگر کام کرنے کے بجائے اپنے والدین کے لیے کثرت سے دعا کریں' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہی راہنمائی فرمائی ہے۔ اگر وہ صدقہ کریں یا عمرہ ادا کریں یا نماز پڑھیں یا قرآن مجید پڑھیں اور ان اعمال کو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی طرف سے ادا کریں تو ہم اس کا بھی انکار نہیں کرتے اور اگر والدین نے عمرہ یا حج ادا نہ کیا ہو تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ فرض ادا کرنا دعا سے افضل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص226

محدث فتویٰ